عیدالاضحٰی اور قربانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عیدالاضحیٰ مسلمانوں کا تہوار ہے۔اسے بڑی عیداور عیدقربان بھی کہا جاتا ہے۔ عیدالاضحیٰ ،ابراہیم علیہ السلام کی اس سنت کی پیروی میں منائی جاتی ہے جوانہوں نے اللہ کے حکم پر اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کی شکل میں جاری کی اور اللہ تعالیٰ سے اپنی محبت اور فرمانبرداری کی سچی مثال قائم کی۔تمام مسلمان اسی سنت کی پیروی میں ہر سال 10 دس ذوالحجہ کو یہ عید مناتے ہیں اور اس دن کوئی چوپایہ (بھیڑ، بکری، گائے یا اونٹ) قربان کر کے اللہ تعالیٰ سے اپنی محبت کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔قربانی،عید کی نماز کے بعد چاشت کے وقت کی جاتی ہے اور چاشت کے وقت کو عربی میں ''ضحیٰ'' کہتے ہیں اس لیے اس عید کو ''عیدالاضحیٰ'' کہتے ہیں۔

☆ انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ دورِ جاہلیت کے لوگوں کے لیے سال میں دو دن تھے جن میں وہ خوشی منایا کرتے تھے۔جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: ''تمہارے لیے سال میں دو دن تھے جن میں تم خوشیاں منایا کرتے تھے،اللہ تعالیٰ نے ان سے بدل کر تمہیں دو بہتر دن عطا فرما دیے ہیں،عیدالفطر کا دن اور عیدالاضحیٰ کا دن''۔ [سنن النسائی:2437]

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدالاضحیٰ کے دن فرمایا: ''بے شک سب سے پہلا کام جس سے ہم اپنے آج کے دن کی ابتدا کریں گے، یہ ہے کہ ہم نماز (عید) ادا کریں پھر ہم گھروں کو واپس ہوں تو ہم قربانی کریں گے، جس شخص نے ایسا کیا اس نے ہماری سنت کو پالیا...''۔ [صحیح البخاری:965]

عیدالاضحیٰ کے دن کرنے کے کام

- غسل کرنا اور بہترین لباس پہننا۔ • زیب وزینت کا اہتمام کرنا۔
- کثرت سے تکبیرات پڑھنا۔ • عید کی نماز سے قبل کچھ نہ کھانا۔
- نمازعید کے لیے جلدی جانا۔ • خواتین اور بچوں کو عیدگاہ لے کر جانا۔
- اذان اور اقامت کے بغیر عید کی نماز پڑھنا۔ • نماز کے بعد خطبہ سننا۔
- باہم ملاقات کرنا اور ایک دوسرے کو یہ مسنون دعا دینا:

تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَمِنْكُمْ.

''اللہ تعالیٰ ہم سے اور آپ سے (عبادت) قبول فرمائے''۔

- نمازعید کے لیے ایک راستے سے جانا اور دوسرے سے واپس آنا۔
- ہلکے پھلکے کھیلوں اور اشعار کے ذریعے خوشی منانا۔
- استطاعت کے مطابق قربانی کرنا۔ • قربانی کا گوشت کھانا اور تقسیم کرنا۔

قربانی

قربانی کا لفظ قرب سے نکلا ہے۔10 سے 13 ذوالحجہ تک اللہ تعالیٰ کی رضا اور قرب حاصل کرنے کے لیے جانور ذبح کرنے کو قربانی کہا جاتا ہے۔

دس ذوالحجہ یعنی قربانی کے دن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ کے نزدیک سب سے افضل دن یوم النحر اور یوم القر (دس اور گیارہ ذوالحجہ) ہیں''۔ [سنن أبی داؤد:1765]

اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کے جذبہ ایثار وقربانی اور مکمل سپردگی کو بے پناہ پسند فرمایا اور ان کے نام کو رہتی دنیا تک جاری کر دیا۔قرآن مجید میں بہت خوب صورت انداز میں ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کا ذکر کیا گیا ہے۔

''اس (ابراہیم علیہ السلام) نے کہا: اے میرے بیٹے! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں، پس تو دیکھ تیری کیا رائے ہے؟ اس نے کہا: اے میرے ابا جان! آپ وہ کر ڈالیے جو آپ کو حکم دیا گیا ہے، اگر اللہ نے چاہا تو آپ ضرور مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔تو جب ان دونوں نے اطاعت کی اور اس (ابراہیم علیہ السلام) نے اسے (اسماعیل علیہ السلام کو) پیشانی کے بل لٹا دیا۔اور ہم نے اسے پکارا کہ اے ابراہیم! یقیناً تو نے خواب سچ کر دکھایا بے شک ہم نیکی کرنے والوں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں۔البتہ یہ ایک کھلی آزمائش تھی۔اور ہم نے ایک بہت بڑی قربانی کے ساتھ اس کا فدیہ دیا۔اور ہم نے بعد والوں میں اس کا ذکر خیر باقی رکھا''۔ [الصّٰفّٰت:102-108]

یہ تھا ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کے کرداروں میں تسلیم ورضا کا وہ بے مثال نمونہ جو بارگاہ الٰہی میں اس درجہ مقبول ہوا کہ رہتی دنیا تک اللہ تعالیٰ نے اس سنت کو جاری کر دیا۔چنانچہ دنیا بھر کے مسلمان قربانی کی اس سنت کو تازہ رکھنے کے لیے اس دن یہ عہد کرتے ہیں کہ اے رب العالمین! ہم تیرے اطاعت گزار بندے ہیں، جب تیرا حکم ہوگا تو ہم دین اسلام کی خاطر کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے محبوب اور برگزیدہ نبی ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں اللہ تعالیٰ کا حکم پانے کے بعد تمام عقلی دلائل کو ایک طرف رکھ دیا اور کمال عبودیت کا اظہار کرتے ہوئے اپنی عزیز ترین متاع اللہ عزوجل کے حضور قربان کرنے کو پیش کر دی۔ہر سال 10 ذوالحجہ کو جانوروں کی قربانی کرنا اسی جذبۂ عبودیت کی یاد کو تازہ کرنا ہے۔

مقاصدِ قربانی

- اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْO﴾

''پس تو اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر''۔ [الکوثر:2]

ایک اور جگہ فرمایا:

﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَO﴾

''کہہ دیجیے! بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے''۔ [الأنعام:162]

- خالصتاً اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت کرتے ہوئے، اس سے محبت وعقیدت کے اظہار اور اعتراف کے طور پر جانور ذبح کرنا قربانی کی اصل روح ہے۔
- ہر طرح کی ریاکاری سے بچتے ہوئے صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانی کرنے کا مقصد تقویٰ کی صفت کو نشوونما دینا بھی ہے۔
- سنتِ ابراہیمی کی یاد تازہ کرتے وقت اگر اللہ کی مکمل اطاعت کا جذبہ دل میں نہ ہو تو جانوروں کا خون بہانا، گوشت تقسیم کرنا اور خود کھانا محض ایک بے روح عمل ہے جس سے کوئی فائدہ حاصل نہ ہوگا۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿لَنْ یَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ یَّنَالُهُ التَّقْوٰی مِنْكُمْ...O﴾

''اللہ کو ہرگز نہ ان (جانوروں) کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ ان کا خون، لیکن اسے صرف تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے...''۔ [الحج:37]

اہمیتِ قربانی

قربانی کا حکم آدم علیہ السلام سے لے کر نبی کریم ﷺ تک تمام انبیاء کی شریعتوں میں موجود رہا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

﴿لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ...o﴾

''ہم نے ہر امت کے لیے ایک طریقہ عبادت (قربانی) مقرر کر رکھا ہے، وہ اس پر چلنے والے ہیں...''۔ [الحج:67]

اللہ تعالیٰ نے حج کے مناسک میں قربانی کو شامل کر کے اس کی اہمیت کو مزید اجاگر فرمادیا۔ چنانچہ 10 ذوالحجہ کو نمازِ عید اور خطبہ سننے کے بعد سے لے کر ایامِ تشریق (13 ذوالحجہ غروبِ شمس سے پہلے) تک کو قربانی، تشکر اور خوشی کا ذریعہ بنادیا۔

☆ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر قربانی کے لیے خاص اہتمام فرمایا اور آپ نے 100 اونٹوں کی قربانی دی، پھر ان کے گوشت، کھال اور چمڑا سب تقسیم کرنے کا حکم دیا۔ [بحوالہ صحیح البخاری:1718]

رسول اللہ ﷺ نے اللہ کا تقرب حاصل کرنے اور سنتِ ابراہیمی کو جاری رکھنے کے لیے امت کو بھی قربانی کی تاکید فرمائی۔

☆ مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ عرفات میں تھے تو میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اے لوگو! ہر گھر والے پر ہر سال قربانی ہے''۔ [سنن الترمذی:1518]

اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اتباعِ رسول ﷺ میں ذوق وشوق سے قربانی کا اہتمام کرتے۔

☆ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ دو مینڈھوں کی قربانی کیا کرتے تھے اور میں بھی دو مینڈھوں کی قربانی کرتا ہوں۔
[صحیح البخاری:5553]

☆ ابو امامہ بن سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم مدینہ میں اپنے قربانی کے جانوروں کو (پال کر) موٹا کرتے تھے اور (دیگر) مسلمان بھی اسی طرح انہیں (کھلا پلا کر) موٹا کرتے تھے۔ [صحیح البخاری: کتاب الأضاحی، باب:7]

احکامِ قربانی

- قربانی کرنے والا ذوالحجہ کا چاند دیکھنے کے بعد بالوں اور ناخنوں کو نہ کاٹے حتیٰ کہ (دس، گیارہ، بارہ، تیرہ ذوالحجہ میں سے کسی دن) قربانی کرلے۔
- سب گھر والوں کی طرف سے ایک قربانی کی جاسکتی ہے۔
- کسی رشتہ دار، دوست یا تمام مسلمانوں کی طرف سے بھی قربانی کی جاسکتی ہے۔
- مسافر بھی قربانی کرسکتا ہے۔
- قربانی کا جانور ذبح کرتے ہوئے نیت میں اپنے علاوہ اہل وعیال اور مرحومین کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے۔
- بکرا، دنبہ، بھیڑ وغیرہ کی قربانی ایک ہی شخص کرسکتا ہے جب کہ گائے کی قربانی میں سات افراد اور اونٹ کی قربانی میں دس افراد شریک ہوسکتے ہیں۔
- کسی رشتہ دار، دوست یا اجتماعی قربانی کا اہتمام کرنے والے اداروں کے ذریعے قربانی کروانا درست ہے۔
- قربانی کی رقم کسی بھی دوسرے مصرف میں دینے سے قربانی کا فریضہ ادا نہیں ہوگا خواہ وہ پیسے کتنے ہی نیک، رفاعی یا صدقہ وخیرات کے کاموں میں دیے جائیں۔
- ایک شخص ایک سے زائد جانوروں کی قربانی کرسکتا ہے۔
- قربانی کی نیت کا جانور عید کی نماز کے بعد ذبح کرنا ضروری ہے۔

☆ نبی کریم ﷺ نے نمازِ عید کے بعد قربانی کرنے کو اہلِ اسلام کی سنت قرار دیا اور فرمایا: ''جس نے نمازِ عید سے پہلے (قربانی کے جانور) کو ذبح کیا تو بے شک اس نے اپنی ذات کے لیے اسے ذبح کیا اور جس نے نماز (عید) کے بعد ذبح کیا تو اس کی قربانی مکمل ہوگئی اور اس نے مسلمانوں کی سنت کو پالیا''۔
[صحیح البخاری:5546]

قربانی کے جانور کی شرائط

- امت کو قربانی کے لیے دو دانت کا جانور ذبح کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم صرف مسنہ (دو دانت والا جانور جو ایک سال سے زیادہ عمر کا ہو) کی قربانی کرو، ہاں اگر تم کو دشوار ہو تو جذعہ ایک سال کی بھیڑ یا دنبہ ذبح کردو''۔ [صحیح مسلم:5082]

نوٹ: یہ اجازت صرف دنبے کے بچے کے لیے ہے، بکری کے بچے کے لیے نہیں۔

- خصی اور غیر خصی دونوں قسم کے جانوروں کی قربانی کرنا سنت سے ثابت ہے۔
- واضح عیوب والے جانوروں کی قربانی کرنا جائز نہیں ہے، مثلاً:

جانور کا کانا ہونا،، بیمار ہونا، لنگڑا پن نمایاں ہونا، ہڈیوں میں گودا نہ ہونا، سینگ یا کان کا کٹا ہونا۔

ذبح کے احکام

- قربانی کے جانور کو عمدہ اور اچھے طریقے سے ذبح کیا جائے۔
- ذبح کرتے وقت جانور کو قبلہ رخ کرلینا مستحب ہے۔
- ذبح کرتے وقت چھری کی دھار تیز ہونی چاہیے۔
- مسلمان عورت بھی قربانی کا جانور ذبح کرسکتی ہے۔
- قربانی کا جانور خود ذبح کرنا افضل ہے لیکن کسی دوسرے سے کروانے میں بھی کوئی حرج نہیں۔
- ایک سے زیادہ جانوروں کی قربانی کرنی ہو تو ذبح کرتے ہوئے جانور اور دوسرے جانوروں کے درمیان اوٹ رکھنی چاہیے۔
- قربانی کرتے وقت کی دعا: بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ''اللہ کے نام کے ساتھ (ذبح کرتا ہوں) اللہ بہت بڑا ہے''۔
- ذبح کرنے والے قصاب کو قربانی کے جانور میں سے کوئی چیز بطور مزدوری یا اجرت دینا جائز نہیں۔

قربانی کے گوشت کی تقسیم

- قربانی کا گوشت خود بھی کھانا چاہیے اور ضرورت مندوں کو بھی دینا چاہیے۔

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

﴿...فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ...o﴾ [الحج:36]

''...پس اس میں سے کچھ کھاؤ اور قناعت کرنے والے کو اور مانگنے والے کو بھی کھلاؤ...''

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (قربانی کا گوشت) کھاؤ، رکھو اور صدقہ کرو۔
[صحیح مسلم:5103]

- قربانی کا گوشت خود استعمال کرنے کے ساتھ ساتھ غریبوں اور رشتہ داروں کو بھی دیا جاسکتا ہے۔
- کنبہ بڑا ہونے کی صورت میں تمام گوشت خود بھی استعمال کرسکتے ہیں۔
- خود اور عزیز و اقارب صاحبِ استطاعت ہوں تو قربانی کا تمام گوشت غریبوں میں بھی تقسیم کیا جاسکتا ہے۔
- قربانی کی کھال ذاتی استعمال کے لیے بھی رکھی جاسکتی ہے اور صدقہ جاریہ کے کسی کام میں یا کسی محتاج، مسکین کو اس کے طلب کرنے پر بھی دی جاسکتی ہے۔
- قربانی کے گوشت کے لازماً تین حصے کرنا کسی دلیل سے ثابت نہیں ہے۔

الہدیٰ پبلی کیشنز (پرائیوٹ) لمیٹڈ

7-اے کے برودی روڈ H-11/4 اسلام آباد، پاکستان +92-51-4866150-1 +92-51-4866125-9

کراچی: +92-21-35844041 لاہور: +92-42-35239040-1

www.alhudapublications.org

www.alhudapk.com

www.farhathashmi.com

06010079

June 22 | E2:P18

AL-HUDA Publications (Pvt) Ltd.